روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ جمعرات ۱۷۔ شوال ۱۴۱۱ھ، ۲۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش، ۲۔ مئی ۱۹۹۱ء نمبر ۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ کا
محبّت اور جذب میں ڈوبا ہُوا ایک ارشاد

ربوہ ۔۔۔ جماعت احمدیہ کی ۷۲ ویں مجلس مشاورت کے آخری دن ناظر صاحب اصلاح و ارشاد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا محبت و جذب میں ڈوبا ہُوا ایک ارشاد سنایا۔ مکرم مولانا صاحب نے بتایا کہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رمضان کے آخری جمعہ کی رپورٹ بھجوائی گئی جس پر حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا:۔

"۔۔۔۔۔۔ دعا۔

ربوہ کی ساری جماعت کو میرا نہایت محبت بھرا سلام اور دُعائیں۔ ربوہ جانے والے زائرین جب واپس آئیں ربوہ کی محبت اور وفا کے تذکرے کرتے ہیں تو اُن کی آوازیں رندھ جاتی ہیں۔ اور بعض بے قابو ہو کر رونے لگتے ہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے زیادہ برداشت کی طاقت بخشی ہے۔ لیکن ایک ایسا وقت بھی آجاتا ہے کہ

"(میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور کرتا ہوں" یوسف: ۸۷)

(دستخط مرزا طاہر احمد)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بارش کی جڑ زمین ہے۔ زمین کا پانی جو بخارات بن کر اُوپر اُڑ جاتا ہے وہ کرۂ زمہریر میں پہنچ کر بارش بن کر واپس آتا ہے اور اس صُورت میں چونکہ وہ آسمان سے آتا ہے، اس لئے آسمانی کہلاتا ہے۔ پھر بارش کی ضرورت کے لئے ایک اور وقتِ خاص ہے۔ جب مزارعین کو ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بیائی کے بعد پڑے، تو کچھ بھی نہ رہے اور پھر بعض اوقات نشوونما کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ غرض بارش اور مینہ کی ضرورت اور اس کے مفاد اور اس کے آسمان سے آنے کا نظّارہ بالکل بدیہی ہے اور ایک ادنیٰ درجہ کی عقل رکھنے والا گنوار دہقان بھی جانتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر آسمانی بارش نہ ہو، تو زمینی پانی بھی خشک ہونے لگتے ہیں، چنانچہ امساکِ باراں کے دنوں میں بہت سے کنویں خشک ہو جاتے ہیں اور اکثروں میں پانی بہت ہی کم رہ جاتا ہے، لیکن جب آسمان سے بارش آتی ہے، تو زمینی پانیوں میں بھی ایک جوش اور تموّج پیدا ہونے لگتا ہے،"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۶)

اگر تم وصلِ الٰہی چاہتے ہو تو اپنے آپ کو ہر ایک سے بدتر سمجھو

اقتباس از مجلسِ سوال و جواب فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ایک آخری بات میں یہ کہوں گا۔ کہ سوسائٹیاں دو طرح کی بننی شروع ہو جاتی ہیں جب آپ دوسروں میں بُرائیاں دیکھتے ہیں تو تنقید کا رویّہ پنپتا ہے اور جب آپ اپنے اندر جھانک کر اپنی بُرائیوں کو دیکھتے ہیں تو عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ انکسار پیدا ہوتا ہے۔ محبت پیدا ہوتی ہے تو دوسروں کے عیب نہ دیکھیں۔ ان معنوں میں اپنے عیب دیکھیں کہ اپنے اندر ڈوب کر اپنے آپ کو دیکھنا چاہیئے اور اگر آپ باہر دیکھنے لگیں گے تو ہمیشہ سوسائٹی میں نفرت اور بدمزگیاں پیدا ہوں گی۔ اگر اپنے پر غور کریں گے کہ ہم کیا ہیں۔ اور اپنی کمزوری دُور کریں گے تو اس سے محبت بھی پیدا ہو گی۔ انکساری بھی پیدا ہو گی۔ آئیڈیلز کام کرنے والے لوگ پیدا ہو جائیں گے اور آپ کی اصلاح ہونی شروع ہو جائے گی معترض آدمی اصلاح نہیں کر سکتا۔ اپنا محاسبہ کرنے والا آدمی خود ٹھیک ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر ہر شخص کا یہ رویّہ ہو جائے تو سوسائٹی کا ہر فرد اونچے مقام تک ترقی کر رہا ہوتا ہے اس مضمون کو ہمارے ایک اردو کے شاعر بہادر شاہ ظفر نے بڑی اچھی طرح بیان کیا ہے۔ بچپن میں جب مَیں ساتویں آٹھویں میں پڑھتا تھا اس وقت مَیں نے اس کا دیوان پڑھا تھا۔ اس وقت مجھے جو سب سے زیادہ پیارا شعر لگا تھا۔ وہ یہ تھا۔

؎ نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی بُرائیوں پر جب نظر تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

کہ جب تک ہم اپنے حال سے بے خبر تھے ہر طرف عیب نکالنے کا ہمیں بڑا مزہ آرہا تھا فلاں گندہ ہے۔ فلاں میں یہ کیڑے ہیں۔ فلاں میں یہ کمزوری ہے اور جب اپنے حال سے واقف ہوئے تو کوئی بُرا ہی نہیں رہا۔ صرف ہم ہی بُرے رہ گئے۔ پس یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجہ میں ترقی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پانے کا بھی صرف یہی راستہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمارا مذہب صرف انسانیت کا سبق نہیں دیتا خدا کو پانے کے لئے یہ اندازِ فکر ضروری ہے ورنہ خدا کو کبھی نہیں پا سکتے۔ چنانچہ اس کی کئی مثالیں قرآن کریم میں بھی ہیں انجیل میں بھی ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ ناقل) کے کلام میں بھی آپ فرماتے ہیں۔

؎ بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

تم اگر خدا تعالیٰ کا وصل چاہتے ہو تو اپنے آپ کو ہر ایک سے بدتر سمجھو شاید یہی رستہ تمہاری نجات اور وصلِ الٰہی کا ذریعہ بن جائے۔"

(مجلسِ سوال و جواب سڈنی ۲۷۔ ستمبر ۱۹۸۳ء)

ولادت

مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامبڑی کی بیٹی عزیزہ نادرہ صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۱۳ مارچ ۱۹۹۱ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام فائزہ رکھا گیا ہے۔ نومولودہ وقفِ نَو میں شامل ہے مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب ماسٹر واچ کمپنی لاہور کی پوتی ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و درازیٔ عمر سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲ ہجرت ۱۳۷۰ ہش — ۲ مئی ۱۹۹۱ء

پردہ — کیا ہے — اور کیسا؟

اس میں کیا شک ہے کہ یہ سوال بھی نہایت اہم ہے کہ پردہ کیا ہے۔ کیونکہ پردہ وہ بھی ہے جب خواتین گھر سے ڈولی میں بیٹھ کر نکلتی تھیں یا تانگوں۔ یکوں کے ارد گرد چادریں لپٹتی تھیں اور پردہ یہ بھی ہے کہ چادر لی اور ہر جگہ گھوم پھر آئیں۔ یعنی ان دونوں باتوں کو پردہ ہی کے ضمن میں لایا جاتا ہے۔ ان دونوں صورتوں کے علاوہ برقع بھی ہے۔ اور برقع بھی تنگ بھی ہے اور کھلا بھی۔ اور پھر برقع سادہ بھی ہے اور نقش و نگار والا بھی۔ اور اس کے علاوہ برقع بغیر آستینوں کے بھی ہے اور آستینوں کے ساتھ بھی۔ برقع چاک والا بھی ہے اور ٹخنوں تک بند بھی۔ یہ مختلف صورتیں دیکھنے میں آتی ہیں چادر کی بات کریں تو سلکی بھی ہے جو ہر لحظہ سر سے ڈھلکتی ہے اور موٹے کپڑے کی بھی ہے۔

یہ ساری باتیں سامنے آنے کی وجہ سے بعض لوگ پوچھ بیٹھتے ہیں کہ پردہ ہے کیا۔ کسے پردہ سمجھا جائے۔ اور پردہ کس طرح کیا جائے۔ سوال بہت زیادہ غیر مناسب بھی نہیں۔ لیکن اگر نیک نیتی سے کیا جائے تو۔

ہمارا خیال ہے کہ پردہ کرنے کے لئے پہلا قدم — سوچ کا بھی اور عمل کا بھی — یہ ہونا چاہیئے کہ یہ بات سمجھ لی جائے کہ پردہ کھلا پھرنے کا متضاد ہے۔ یعنی یا عورت کھلی پھرے گی یا پردہ کرے گی۔ اگر کوئی خاتون واقعی پردہ کرنا چاہتی ہے تو وہ کھلے منہ نہ پھرے۔ اپنے آپ کو ڈھانپے۔ پہلے قدم کے طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ جتنا اپنے آپ کو ڈھانپنا ضروری سمجھتی ہے اتنا ضرور ڈھانپے۔ یاد رکھیئے اسے ہم پہلا قدم کہہ رہے ہیں۔ مسئلہ کے طور پر بعد میں سوچا جائے کہ ہمارا دین ہم سے کیا۔ اور کتنا۔ تقاضا کرتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پردہ ظاہر کا ہے۔ جسم کا ہے۔ یہ کہنا کہ پردہ ظاہر کا نہیں بلکہ دل کا پردہ ہے کچھ درست نہیں۔

پس ہر خاتون جسے پردہ کرنا چاہیئے وہ اگر یہ سمجھ لے کہ پردہ کا پہلا قدم یہ ہے کہ اسے اپنے آپ کو کھلا نہیں رکھنا بلکہ ڈھانپنا ہے تو خدا کے فضل سے اس کا رخ پردے کی طرف ہو گا۔

اللہ اللہ یہ توحید کے پروانے ہیں
کون جانے کہ یہ دیوانے کہ فرزانے ہیں
بات جو کہتے ہیں ہوتی ہے صداقت کی دلیل
اور سچ یہ ہے کہ یہ جھوٹ سے بیگانے ہیں

ـــــ ابوالاقبال

اور ہے دارِ عمل دارِ جزا کچھ اور ہے
ابتلا ہے اور شے جرم و سزا کچھ اور ہے

خاک کے ذرّوں میں بھی حسنِ ازل کی ہے نمود
آسماں کی نیلی نیلی سی ردا کچھ اور ہے

نوعِ انساں میں محبت کے شگوفے بانٹ دوں
بس نہیں چلتا زمانے کی ہوا کچھ اور ہے

جانِ عالم! میری جاں میں انجمن آرائی کر
کیا مرادِ آرزو اس کے سوا کچھ اور ہے؟

فصلِ گل میں صحبتِ خوباں نہیں اسکا علاج
میرے دردِ دل کی چارہ گر! دوا کچھ اور ہے

کچھ نہیں ہے واعظانِ خوش گلو کا اعتبار
دل میں پنہاں اور ہے کچھ ظاہرا کچھ اور ہے

کس بلا کا ہے تلوّن آشنا اس کا مزاج
میرے پیمانِ وفا سے وہ خفا کچھ اور ہے

بات اس مہ وش کی سنگیں تھی مگر میں جھوم اٹھا
اور کچھ اس نے کہا میں نے سنا کچھ اور ہے

ڈال دے اپنی رضا پر میری بنیادِ عمل
اور ہے میرا عمل تیری رضا کچھ اور ہے

جسم مرتا ہے مگر انساں فنا ہوتا نہیں
موت وقفہ زندگی کا ہے فنا کچھ اور ہے

ربطِ جسم و جاں سے انساں کو بقا ملتی نہیں
ربطِ جسم و جاں الگ شے ہے بقا کچھ اور ہے

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں پانچ لاکھ کتب پر مشتمل لائبریری کی ضرورت ہے

احباب جو کتب پڑھ کے رکھ چھوڑتے ہیں وہ لائبریری کو بھجوا دیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ آپ پر رحم فرماتا ہے کے ارشادات

"جس وقت فضل عمر فاؤنڈیشن نے اس لائبریری کی تجویز سوچی اور ہمارے سامنے پیش کی اس وقت یہ ایک بہت بڑا منصوبہ معلوم ہوتا تھا۔ ہم اس وقت بھی خوش تھے اور اب اس کے پایۂ تکمیل تک پہنچنے پر بھی خوش ہیں۔ اور خدائے رحمٰن کی حمد کے ترانے گاتے ہیں لیکن اس وقت کی آنکھ نے جسکو بڑا دیکھا آج کی آنکھ اسے چھوٹا پا رہی ہے۔ اس لئے موجودہ ضرورت کے مطابق یوں کہنا چاہیئے کہ آج سے آئندہ دس سال کی ضرورت کے لئے ہمیں جس لائبریری کی عمارت چاہیئے وہ پچاس ہزار یا لاکھ دو لاکھ نہیں بلکہ پانچ لاکھ کتب پر مشتمل لائبریری ہے۔ جسکی ضرورت میں محسوس کر رہا ہوں اور میری آنکھ اسے دیکھ رہی ہے۔

ابھی یہیں پر بیٹھے ہوئے میں نے سوچا کہ اس لائبریری کے پیچھے جو زمین ہے اس کو ابھی سے لائبریری کی عمارت کے لئے وقف کر دیا جائے ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کی تعمیر کی توفیق فضل عمر فاؤنڈیشن کو دے گا یا مجموعی طور پر جماعت احمدیہ کو یہ توفیق دیگا۔ بہرحال اس پر خرچ نسبتاً بہت زیادہ ہوگا۔ لیکن یہ ایک ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی ضرورت کی طرف نشاندہی فرماتا ہے تو وہ اس کے پورا کرنے کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے .... غرض اب یہ عمارت مجھے مختصر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میں نے سوچا (اور ابھی اور سوچنے کا بڑا وقت ہے اور ضرورت بھی ہے) کہ قرآن کریم نے ایک ماڈل لائبریری کا ذکر فرمایا ہے۔ اسکی تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤنگا .... وہ ماڈل لائبریری جسکا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ اسی ماڈل پر، اسی اسوہ پر ہمیں اپنی لائبریریاں بنانے کے متعلق سوچنا چاہیئے اور انکو بنانا چاہیئے مثلاً حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے آپؐ کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ ابد تک ایک اسوہ، ایک مثال بنا دیا ہے۔ قرآن کریم نے صرف یہی نہیں کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے۔ قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو شان ہے جس حد تک تمہاری قوت اور استعداد ہے، اس کے مطابق آپؐ کے اسوہ کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو بناؤ اور جس حد تک تمہاری قوت اور استعداد ہے اس کے مطابق اور اس حد تک تم اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کو حاصل کرو۔ اسلام میں کوئی ایسا ڈھانچہ نہیں جس کے اندر روح نہ ہو بلکہ ایسی ہستیاں ہیں جو ہیں تو عام انسانی جسم مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں گم ہو کر اور قرآن کریم کے نور سے منور ہو کر دوسروں کے لئے نمونہ بنتی ہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی حقیقی معنی میں تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے اور قرآن کریم کی وہ لائبریری جسکی طرف میں نے ابھی اشارہ کیا ہے وہ لائبریریوں کے لئے ایک اسوہ اور مثال ہے۔ اسکے مطابق اپنی لائبریریوں کو بنانا چاہیئے۔

قرآن کریم نے جس لائبریری کا ذکر کیا ہے وہ خود قرآن کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے متعلق فرماتا ہے .... (البینۃ ۴) اور اس کے بہت سے معنے ہیں۔ چنانچہ پہلے مفسرین نے اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی کی ہے کہ قرآن کریم میں پہلی کتب موجود ہیں۔ یعنی ہر نبی کی طرف سے جو شریعت نازل ہوئی اس میں جو ابدی صداقت پائی جاتی تھی۔ اسکو قرآن کریم نے محفوظ کر لیا اس واسطے اس میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کی کتاب بھی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب بھی ہے (یعنی اسکی شریعت یا اس کی تفسیر سمجھنا چاہیئے) جو ابدی صداقتیں جس جس شرعی نبی پر نازل ہوئیں اس پہلو کو قرآن کریم نے لے لیا اور پہلے زمانے میں چونکہ غیر شرعی نبی پر بھی کچھ ردّ و بدل کے ساتھ بعض شرعی احکام نازل ہو جاتے تھے (لیکن یہ ایک علیحدہ باریک مضمون ہے اسکو اگر کسی وقت توفیق ملی تو بیان کر دیا جائے گا آپ خود سوچیں) بہرحال پہلے جتنی کتب تھیں شریعت ہی کو ہم لیتے ہیں، وہ قرآن میں موجود ہیں۔

غرض لائبریری وہ مقام ہے جہاں قرآن کریم کے اسوہ کی روشنی میں ابدی صداقتوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یعنی قرآن کریم کی اصطلاح میں لائبریری کے یہ معنے ہیں کہ وہ انتظام جسکے ذریعہ سے ابدی صداقتوں والی کتب کو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جائے۔ روحانی طور پر اور معنوی لحاظ سے قرآن کریم بہترین لائبریری ہے۔ کیونکہ اسکی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہے۔ دنیا میں مسلمانوں نے جو دوسری لائبریریاں بنائیں۔ اس بات کو چھوڑ دیں کہ اس میں انکی نیتیں کیا تھیں، لیکن بعض مسلمانوں نے قرآنی لائبریری کی شکل پر اسی کے طریقے پر عمارتیں بنائیں اور کتابوں کی حفاظت کا سامان پیدا کیا۔ وہ کبھی کامیاب ہوئے کبھی ناکام ہوئے۔ بہت پہلے اور شاندار کتب خانے جن میں ہمارے سینکڑوں ہزاروں اولیاء اللہ کی فکر کا نتیجہ محفوظ کیا گیا تھا، وہ دشمنوں نے جلا دیا۔ میں سمجھتا ہوں اسکی اور بھی وجوہات ہو سکتی ہیں مگر ایک وجہ یا کمزوری یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شاید اس کی حفاظت کے لئے دعائیں نہ کی گئی ہوں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے کام میں ایک مصلحت تو نہیں ہو سکتی۔ اس کے تو ایک کام میں ہزاروں مصلحتیں ہوتی ہیں اس کی تفصیل میں بھی میں اسوقت نہیں جا سکتا۔

بہرحال اگر قرآن کریم کی شکل پر اور اسی مقصد کے حصول کے لئے کوئی لائبریری ہو تو اس کی غرض یہ ہونی چاہیئے کہ جس رنگ میں بھی "ابدی صداقت" اور اس کی تفسیر ہے وہ اس میں محفوظ ہو۔

جیسا کہ میں نے ابھی کہا تھا کہ اس لائبریری کو ہم بعد میں کسی اور کام میں لے آئیں۔ تو یہی ہو گا جو میرے دماغ نے اس وقت سوچا ہے واللہ اعلم یہ سکیم کس وقت پوری ہو۔ دوسری لائبریری بن جائے تو اس میں ابدی صداقتوں والی کتب ہیں یعنی قرآن کریم اور اسکی تفسیر صرف وہ رہیں اور وہ بھی شاید پچاس ہزار سے لاکھ تک بن جائیں۔

غرض یہ لائبریری قرآن کریم اور اس کی تفسیر کی کتب کے لئے ہو اور جب میں تفسیر کہتا ہوں تو اس سے مراد جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب ارشادات قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ قرآن کریم کی اولین تفسیر وہی ہے جو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نکلی یعنی سب سے اچھی اور بہتر اور حسین اور قابل قبول تفسیر دراصل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ اسکے بعد باری آتی ہے دوسرے مقربین الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندوں کی جنہوں نے اپنی زندگیاں قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے اور ان علوم کے خزانوں کو کتابی شکل دینے پر خرچ کیں۔ تو یہ پھر قرآن کریم کی ظاہری طور پر ایک شکل بن جائے گی۔ ویسے تو جو علوم صحیحہ ہیں ان ساروں کا منبع دراصل قرآن کریم ہی ہے لیکن جو دوسرے علوم ہیں مثلاً سائنس ہے۔ آج کا سائنسدان جو حقیقت پاتا ہے اسکی بنیاد قرآن کریم پر ہے اور ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کوئی عیسائی لیڈر (یہ نہیں کوئی ٹٹ پونجیا کھڑا ہو جائے ہمیں ستانے کے لئے، کوئی مانا ہوا لیڈر) آکر بات کرے ہم (اللہ نے چاہا تو) یہ ثابت کریں گے کہ یہ سارے علوم جو حقیقت پر مبنی ہیں وہ قرآن کریم کے منبع سے نکلے ہیں وہ باتیں جو مثلاً ۲۰-۱۹۱۰ کے درمیان صداقتیں سمجھی گئی تھیں مگر بعد میں پتہ لگا کہ وہ صداقتیں نہیں تھیں انکا قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس واسطے ہر وہ چیز جو قرآن کریم کے منبع سے نہیں نکلی وہ مشتبہ ہے اور اس کو ہم صداقت نہیں تسلیم کر سکتے۔

بہرحال چونکہ یہ مشتبہ علوم ہیں یہ دوسری لائبریری کے اندر آجائیں گے۔ یہ کوئی بڑی چیز نہیں پچاس ہزار یا ایک لاکھ کتب کی بات ہے اور اسکے لئے افراد کو بھی خرچ کرنا پڑے گا اور جماعت کو بھی خرچ کرنا پڑیگا۔ (اللہ نے چاہا تو) جماعت تو اپنی توفیق کے مطابق کریگی لیکن افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں)

بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپکو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے اس واسطے وہ ایسی کتب لائبریری میں بھیجدیں۔ انکا اپنا شوق تو پورا ہو گیا۔ میں نے کئی گھروں میں دیکھا ہے کتابیں پڑھنے کے بعد ڈھیر لگا ہوا ہے۔ جیسے ردی پڑی ہوئی ہے۔ آپ انکو ضائع نہ کریں اگر آپکے بھائی پڑھنا چاہتے ہیں تو انکو پڑھنے کا موقع دیں۔ آپکا اس میں کوئی نقصان نہیں۔ جو آپ نے خرچ کیا ہے اسکی آپ نے قیمت وصول کر لی۔ آپ نے کتاب پڑھ لی۔ اب آپکو اس میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اس لحاظ سے اگر آپ یہ نیت کریں کہ اگر آپ ایسی کتاب لائبریری میں بھیج دینگے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔

لیکن اسکے لئے یاد دہانیاں کروانی پڑینگی ہماری جماعت کا امریکہ میں، افریقہ میں انگلستان میں اور دوسرے یورپین ملکوں میں نظام قائم ہے انکو خاص توجہ دے کر یہ کام کرنا پڑیگا وہ کتابیں بھیجتے چلے جائیں۔ ہر رطب و یابس بھیج دیں کیونکہ ہر آدمی کی جو دلچسپی ہے ضروری نہیں کہ اصولی طور پر ہم میں بھی وہی دلچسپی پائی جائے وہ بھیجدیں جو ہمارے کام کی نہیں ہوگی ممکن ہے ہم اسے کسی کباڑیئے کے پاس بیچ کر پانچ دس کتابوں کی بجائے کوئی اچھی اور مفید مطلب کتاب خرید لیں یا انکو ویسے جلا دیں۔ اگر اخلاق کو خراب کرنے والی پائیں۔

پس ایک تو جماعت خرچ کریگی دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افراد کو مفت میں ثواب کا موقع ہے۔ کیونکہ جب انہوں نے کتاب خرید لی، اپنی ذات پر پر خرچ کیا کتاب پڑھ کر قیمت وصول کرلی وہی کتاب اپنے دوسرے بھائیوں کے پڑھنے کے لیئے یہاں بھجوادیں۔ آپ کو ثواب مل جائے گا۔ یہ پھر ساری کتب اس اگلی لائبریری میں جائیں گی۔ اسوقت تو ہم اسی سے کام لیں گے۔

غرض یہ ابتداء ہے۔ ابھی تو یہ درخت ہے جسکو پھل نہیں لگا۔ یعنی لائبریری کی عمارت تو مفید نہیں یا لائبریری کی عمارت میں محفوظ ہونیوالی کتب آپکو یا دوسرے دوستوں کیلئے مفید نہیں جبتک وہ کما حقہ استفادہ نہ کریں۔ پس یہ لائبریری تو بن گئی مگر ابھی اس لائبریری کے لیئے نئی کتابیں نہیں خریدی گئیں جو خلافت لائبریری کی کتب ہیں وہی یہاں منتقل ہوئی ہیں۔ میں نے انجمن سے کہا تھا کہ وہ پچاس ہزار فوری طور پر مہیا کریں اور ایک کمیٹی بنائی تھی...... اب انکو توجہ دینی چاہیئے۔ ویسے جتنا انہوں نے کام کیا گو بہت تھوڑا ہے۔ لیکن وہ بڑا ٹھوس تھا۔ مثلاً ابتدائی کتب ہیں۔ لائبریری کی ابتدائی کتاب کیٹلاگ یعنی کتابوں کی کتاب ہوتی ہے۔ انہوں نے اسکا انتخاب کرلیا تھا۔ وہ بھی میرے خیال میں کئی ہزار روپے کی بنتی تھی۔ دنیا میں بڑی عجیب عجیب کیٹلاگ بن چکی ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ مثلاً روس سے ہمیں تاشقند اور عاشق آباد وغیرہ کے کتب خانوں کی کیٹلاگ مل جائے جسکا ایک حصہ تو بہر حال محفوظ ہے ایک حصہ تو بدقسمتی سے دشمنوں نے جلا دیا ہے۔ مگر ایک حصہ اب بھی محفوظ ہے۔ یہ کیٹلاگ مل جائے تو ممکن ہے...... کہ ہماری جو تحقیق ہے اس میں وہ مفید ہو۔ بہرحال کیٹلاگ کے متعلق اس کمیٹی کا پہلا انتخاب بڑا اچھا ہے۔ یہ بھی کئی کئی ہزار روپے کی ایک کتاب آتی ہے۔ میرے خیال میں انہوں نے ایک کیٹلاگ ۸/۹ ہزار روپے کی بتائی تھی۔ غرض ایک کیٹلاگ بک یعنی کتابوں کی کتاب کا انتخاب ہو چکا ہے۔ پھر اس میں سے آگے کتابیں منتخب کر کے منگوانی ہیں۔

قرآن کریم کی ایک پیشگوئی تھی (جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی)

(التکویر: ۱۱)

دنیا کے رطب و یابس میں پڑ جانے کی وجہ غالباً اس پیشگوئی کو ثابت کرتا تھا۔ چنانچہ دنیا میں کتابوں کی بے تحاشا اشاعت کی گئی ہے۔ بعض ایسی کتابیں بھی ہیں جن کی کروڑ کروڑ کاپیاں نکلی ہیں اور دنیا میں پھیلی ہیں...... بہرحال...... اس قرآنی پیشگوئی کو پورا کرنے کیلئے ہر رطب و یابس پر مشتمل نشر کا سامان ہو گیا۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم جو مفید چیز ہے اسکو لیں اور اپنی لائبریری میں محفوظ رکھیں۔

پھر بچوں کیلئے مثلاً بعض اچھی کہانیاں ہیں جو انکے اخلاق کو خراب کرنے والی نہ ہوں ...... سنوارنے والی ہوں۔ یہ بھی بڑی مفید چیز ہے۔ بچوں کا اپنا سیکشن علیحدہ ہو سکتا ہے۔ دراصل یہ معاملہ ذرا سوچ کر طے کرنے والا ہے۔ ابھی تک تو میرے ذہن میں نہیں کہ ہماری جماعت میں ایسے دوست ہوں جن کے اس قسم کے دماغ ہوں اور وہ بچوں کیلئے مفید کتابوں کا انتخاب کر سکیں۔ لیکن یہ ایک اہم ضرورت ہے کہ ہر عمر کے بچے کے دماغ کے لیئے علیحدہ کہانی چاہیئے...... سائنسی علوم کے متعلق بچوں کی اس عمر کے لیئے مفید کتابیں اس کثرت سے ہونی چاہئیں کہ پڑھنے والا بچہ دن رات ایک کر کے پڑھے مگر کتب ختم نہ ہوں۔ دوسروں نے تو خیال نہیں کیا۔ کم از کم ہمارے ملک میں تو اس طرف توجہ نہیں ہوئی یا بعض دوسرے ملکوں میں بھی ایسا ہی ہو۔ بعض نے شاید توجہ کی ہو۔ بہرحال سارے ملکوں کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا یہ ایک اہم ضرورت ہے اس طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

پس ایک ظاہری لائبریری تو بن گئی گو اسکے اندر روح ابھی اسی قدر ہے جتنی پہلی عمارت میں تھی۔ کیونکہ نئی کتابیں تو ابھی نہیں آئیں اسکا ارتقاء ابھی ہونا ہے۔ خدا تعالے اس کی بھی توفیق بخشے اور ایسے آدمی بھی عطا فرمائے جو ریسرچ اور تحقیق کی طرف متوجہ ہوں یہ ذمہ داری بھی ہماری ہے۔ کیونکہ ہم ہی ہیں جو علیٰ وجہ البصیرت یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی "خلق" کی کوئی حد نہیں ہے جیسا کہ اسکی صفات کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس کی "خلق" کے خواص کی بھی حد نہیں ہے۔ یعنی اگر انسان کو مزید دس کروڑ سال ریسرچ کی توفیق ملتی رہے تب بھی وہ اس مقام پر کبھی نہیں پہنچ سکتا کہ وہ یہ کہے میں نے جلد کے اندر داخل ہو کر اسکے اندر کے علوم کا احاطہ کر لیا ہے وہ کتنی بھی کوشش کرے پھر بھی وہ اپنے آپ کو سمندر کے کنارے پر کھڑا ہوا ہی محسوس کریگا۔

پس ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ سمجھتے ہیں کہ ریسرچ اور تحقیق کا کام ختم نہیں ہوا اور وہ ہر جہت میں ہونا چاہیئے۔ ہر علم سے جو تعلق ریسرچ رکھتی ہے اس لحاظ سے وہ ریسرچ ہونی چاہیئے، وہ تحقیق ہونی چاہیئے...... ہم نے تھکنا نہیں۔ نہ تھک کر ہم کہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ اللہ تعالے نے ہمیں اسکی اجازت نہیں دی وہ کہتا ہے بس چلتے چلے جاؤ اگر تھک جاؤ تب بھی کھڑے نہ ہونا۔ حرکت میں رہو پھر میں برکت دیتا چلا جاؤں گا۔ پس خدا تعالے نے ہمیں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی اور ابھی تو کام کی ابتداء ہے۔ ہماری ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اور اسکے مطابق ہماری کوشش اور جدوجہد ہونی چاہیئے...... دولت کا اصل مالک تو اللہ تعالے ہی ہے۔ مختلف لائنوں پر چل کر ہم نے ترقی کرنی ہے سارے راستے دراصل ہمارے لیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب راستوں کے پہچاننے کی اور انکے اوپر اس تیزی کے ساتھ اور اس بشاشت کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے جس تیزی اور بشاشت کے ساتھ چلنے کا ہم سے وہ مطالبہ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے فضل کے بغیر تو ہم اس کی رحمت اور فضل کو حاصل نہیں کر سکتے۔

(خطاب فرمودہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء)

شذرات

نون۔سین

مشرق وسطیٰ۔ علاقائی کانفرنس

مشرق وسطیٰ میں امن کے لئے عالمی کانفرنس کی تجویز سے ہٹ کر اب علاقائی کانفرنس کی تجویز پر زور دیا جارہا ہے۔ گذشتہ دنوں امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر اور اسرائیل کے سیکرٹری آف سٹیٹ ڈیوڈ لیوی کے درمیان اس سلسلے میں جو گفتگو ہوئی اس کی بھنک تک صحافیوں کو نہیں پڑنے دی گئی۔ انہوں نے اپنی خبروں پر بلیک آوٹ لگا دیا۔ عام طور پر یا تو خبریں اس لئے روک لی جاتی ہیں کہ گفتگو کے خاتمے سے قبل ہی کوئی خرابی نہ پیدا ہو جائے یا اس لئے کہ بات تو ٹھیک چل رہی ہوتی ہے لیکن جب تک ختم نہ ہو جائے وہ کسی کو بتائی نہ جائے۔ بیکر اور لیوی کی گفتگو کو صیغہ راز میں رکھنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے یہ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ان کا ارادہ تو ۱/۲ گھنٹے تک ملاقات کا تھا لیکن ملاقات لمبی ہو گئی اور ۲ گھنٹے تک وہ آپس میں اس معاملے پر گفتگو کرتے رہے میٹنگ کے بعد بیکر نے صرف اتنا کہا کہ میں موضوع گفتگو کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ ہماری ایک میٹنگ اور ہو گی۔ لیوی نے اس سلسلے میں کہا کہ ہم نے آپس میں تبادلہ خیالات کیا ہے لیکن ہم دونوں کا تبادلہ خیالات کافی نہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لئے ایک اور پارٹی بھی موجود ہے اور وہ ہیں عرب ریاستیں۔ مسٹر بیکر کی گذشتہ پانچ ہفتوں میں مشرق وسطیٰ کی یہ تیسری کوشش تھی۔ یعنی وہ تیسری دفعہ اس دورے پر آئے تھے۔ اس وقت امریکہ انتہائی طور پر یہ کوشش کر رہا ہے کہ عالمی کانفرنس کی بجائے علاقائی کانفرنس کر کے عرب اور اسرائیل کا تنازعہ حل کر دیا جائے۔ اور ان دونوں کے آپس کے تعلقات کو بہتر بنا دیا جائے۔ لیکن جہاں ایک پارٹی اپنی کسی بات پر اتنی اڑ جائے اور وہ اعلان کر دے کہ ان کے موقف میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی۔ وہاں گفتگو کے کامیاب ہونے کے امکان بہت کم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جب لیوی اور بیکر کی میٹنگ ہونے والی تھی تو اسرائیل کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ امریکہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اسرائیل امن کی خاطر علاقے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ گویا کہ اسرائیل کی یہ خواہش ہے کہ امن بھی ہو جائے اور مقبوضہ علاقے بھی کسی نہ کسی طرح اس کے زیر تسلط رہیں۔ حالانکہ اگر ان علاقوں پر کسی رنگ میں بھی اسرائیل کا تسلط ہو تو امن کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ظاہرا طور پر امن ہو بھی جائے تو وہ دیرپا نہیں ہو سکتا۔

عراق کے باغی

عراق کے وزیر اطلاعات مسٹر حماد عمادی نے کہا ہے کہ شمالی عراق کی موجودہ مشکلات کا باعث عراق سے باہر کے لوگ ہیں۔ آپ بی۔بی۔سی کو گذشتہ جمعہ کے روز انٹرویو دے رہے تھے۔ آپ نے مزید کہا کہ عراقی حکومت نے صرف ان لوگوں پر حملہ کیا ہے جو ملک کے باہر سے آئے تھے۔ اور جنہوں نے مہاجرین کا مسئلہ کھڑا کر دیا تھا۔ انہوں نے کردوں سے اپیل کی کہ وہ واپس اپنے گھروں کو آسکتے ہیں۔ جہاں تک موجود مشکلات کا تعلق ہے جو بیرونی لوگوں نے کھڑی کی ہیں وزیر موصوف نے کہا کہ اس سلسلے میں ترکی شام اور ایران نے خاصا کردار ادا کیا ہے شام کے متعلق تو آپ نے کہا کہ انہوں نے کرد باغیوں کی پشت پناہی کی اور اسی طرح ایرانی حکومت کے بعض افراد نے بھی ایسا ہی کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عراقی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش ناکام ہو چکی ہے ہزاروں کرد جو پہاڑی علاقوں کی طرف

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

بیت المقدس اور حوادثِ زمانہ

تاریخ نے دُنیا کے قدیم ترین شہروں کے متعلق جو مواد ہم تک پہنچایا ہے وہ بہت ہی کم ہے لیکن پھر بھی ان بلاد کے بارہ میں موجود اخبار کا تفصیلی مطالعہ اپنے اندر ایک دلچسپی اور عبرت کا سامان رکھتا ہے ان کے عروج وزوال کی داستانیں ریب المنون کی ستم ظریفیاں اپنوں اور بیگانوں کی چیرہ دستیاں بھرپور زندگی کے بعد خوفناک وحشتیں اور آبادیوں کے بعد ویرانیاں انسان کو دعوتِ فکر دیتی ہیں۔

قارئین کی دلچسپی کے لئے ایک ایسے مقدس شہر کی تاریخ کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے۔ جیسے اُم القریٰ مکّہ کے بعد ایک خاص تقدس اور عقیدت کا درجہ حاصل ہے۔ یہ مسلمانوں عیسائیوں اور یہودیوں کا مرکز ہے۔ تینوں بڑے مذاہب کے لئے متبرک مقدس مقام ہے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے بیان کے مطابق یہ شہر بیت المقدس تقریباً بیس مرتبہ مکمّل طور پر برباد کیا جا چکا ہے۔ اس شہر پہ چھ مذہبی ادوار گذر چکے ہیں۔ اور یہ سرزمین مختلف تہذیبوں کی آماجگاہ رہی ہے۔

۲۵۰۰ء قبل مسیح میں آلِ سام یہاں آباد ہوئے۔

۲۰۰۸ء ق.م میں یہاں شالہیم بادشاہ نے حکومت قائم کی۔

۱۳۵۱ء ق م. میں حضرت یوشع نے اس کو فتح کیا۔

۱۳۰۰ء ق م میں حضرت یوشع کی وفات کے بعد یہودا اور شمعون نے اس شہر کا محاصرہ کیا اور زبردست لڑائی کے بعد اسے فتح کر کے آپس میں تقسیم کر لیا۔

۱۰۴۶ء ق م سے ۱۰۲۹ء ق م تک حضرت داؤد علیہ السّلام نے اس پر حملہ کر کے فتح کر لیا اور اپنا دار الخلافہ بنا کر اسے وسعت دی اور ہیکل کے لئے جگہ منتخب کی

۱۰۱۲ء ق م میں حضرت سلیمانؑ نے ہیکل کا سنگ بنیاد رکھ کر تعمیر شروع کی۔

۱۰۰۴ء ق م میں ہیکل کی عمارت تعمیر ہوئی۔

۹۷۵ء ق م میں حضرت سلیمان علیہ السّلام کا وصال ہو گیا اور ان کا بیٹا رحبعام تخت نشین ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد شیشناک مصری نے یروشلم پر چڑھائی کر کے اسے مکمل طور پر برباد کر ڈالا۔

۸۲۶ء ق م میں بنی اسرائیلیوں نے پھر اس پر قبضہ کر لیا۔

۷۶۳ء ق م میں بنی اسرائیل کی حکومت زوال کا شکار ہو گئی تو اسوریوں نے فلسطین کو فتح کر کے یروشلم کو اپنے تابع کر لیا۔

۶۰۹ء ق م میں ایک مصری بادشاہ فرعون نکوہ نے اسورین حکومت کو شکست دے کر فلسطین پر قبضہ کر لیا

۵۸۷ء ق م میں کلدین بادشاہ نے اپنے بیٹے بنوکد نضر کو فرعون نکوہ کے مقابلہ کے لئے بھیجا اور نکوہ نے شکست کھائی۔ بنوکد نضر نے مصر کو فتح کر لیا اور فلسطین بابلیوں کے زیرِ اثر آگیا۔

۵۸۶ء ق م میں یہودیوں نے حوفرا کی پشت پناہی پر بغاوت کر دی اس پر بنوکد نضر نے یروشلم کا محاصرہ کر لیا۔ آخر شہر کی دیوار توڑ دی گئی پورے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور تمام مال و خزانہ اور متبرک اشیاء سمیٹ کر بابل لے گیا اور ہیکل سلیمانی کو منہدم کر کے برابر کر دیا۔ بنوکد نضر جاتے ہوئے حضرت حزقیل علیہ السّلام کو پکڑ کر لے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حزقیل نبی کو یروشلم کے لئے سو سال بعد دوبارہ آباد ہونے کی بشارت دی اور یہود کی ترقی کی خوشخبری سنائی۔

۵۳۸ء ق م میں اسرائیلیوں نے یروشلم کو واپس لینے کی جدوجہد شروع کر دی اور یہودیوں کو واپس یروشلم میں جا کر آباد ہونے کی تحریک کی گئی۔

۵۳۶ء ق م میں یہودی یروشلم میں آ کر آباد ہونا شروع ہو گئے۔

۵۱۹ء ق م میں یروشلم کی دوبارہ بنیاد رکھی گئی۔ تیس سال کی مدت میں یہ تعمیر پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

۴۸۹ء ق م میں ہیکل سلیمانی کی دوبارہ تعمیر مکمّل ہوئی اس طرح حزقیل نبی کی پیشگوئی کے مطابق ۹۸ سال کے بعد ایک نبی نحمیاہ کے ذریعہ دوبارہ اپنی اس شان اور قدر و منزلت کے مقام کو پہنچ گیا۔

۳۳۲ء ق م میں سکندرِ اعظم نے جنگ کئے بغیر اس شہر پر قبضہ کر لیا۔

۳۲۰ء ق م میں بطلیموس اوّل نے اس پر حملہ کر کے تباہ و برباد کر دیا۔

۳۰۱ء سے ۲۰۳ء ق م تک یہ شہر مصریوں کے قبضہ میں رہا۔

۱۷۰ء ق م میں اینٹی فینس نے اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔

۱۶۸ء ق م میں اینٹوجس مصری نے حملہ کر کے شہر فتح کر لیا۔

۹۸ء ق م میں ملکہ سلدم نے یہودی مذہب کو اجاگر کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں ہرکینس دوم اور ایرسٹو بولس دوم کے درمیان خانہ جنگی شروع ہو گئی۔

۶۳ء ق م میں جولیس سیزر کے حریف جرنیل پامپائی نے ہرکینس کا ساتھ دیا اور تین چار ماہ کی لڑائی میں پامپائی یروشلم میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس جنگ میں تیرہ ہزار یہودی مارے گئے۔

۵۴ء ق م میں شام کے رومی گورنر کراس نے یروشلم کے ہیکل کے خزانے کو لوٹا اور ہیکل کو برباد کر دیا۔

۴۳ء ق م میں کراس کے قتل کے بعد یہودیوں نے آزادی کے لئے جدوجہد شروع کر دی۔ کراس کے جانشین لانگی نس نے اس بغاوت کو سختی سے کچل دیا اور تیس ہزار یہودیوں کو غلام بنا کر لے گیا۔

۴۱ء ق م میں جولیس سیزر نے انتی پاتر کو یروشلم کا گورنر مقرر کیا۔ گورنری پر فائز ہونے والوں نے رفتہ رفتہ خود مختاری حاصل کر لی۔ حتیٰ کہ ہیرودیس گورنر یروشلم کا بادشاہ بن گیا اور اس نے تاریخ کے ایک نہایت تابدار دَور کا آغاز کیا۔ یروشلم کو یونانی طرزِ تعمیر کا نمونہ بنایا۔ ہیکل سلیمانی کی عمارت از سرِ نو نہایت خوبصورت اور شاندار تعمیر کرائی۔

۴ء ق م میں ہیرودیس کا انتقال ہو گیا اور ایگریپا جانشین بنا۔ مگر رومیوں کے دورِ اقتدار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ آپ بارہ سال کی عمر میں یروشلم تشریف لائے۔

۳۰ء ۱۴ اپریل کو عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق بیت المقدس GOLGATHA کی جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا گیا۔

۷۰ء میں یہودیوں نے رومیوں کے خلاف بغاوت کر دی جوزفس کے مطابق اس بغاوت میں بارہ لاکھ یہودی مارے گئے۔ یہ عذاب یہودیوں پر واقعہ صلیب کے چالیس سال بعد آیا۔ شہزادہ ٹائیٹس تیس ہزار یہودیوں کو غلام بنا کر روم لے گیا۔ قرآنی وعدہ کے مطابق یہ یہودیوں پر دوسری تباہی ہے۔

۷۰ء تا ۱۲۰ء کے دوران رومیوں نے یروشلم پر بارہ حملے کئے اور ہیکل کی عمارت دو مرتبہ بنائی اور گرائی گئی۔ آخری مرتبہ ہیکل کی جگہ پر ہل چلوا کر تمام نشانات مٹا دیئے گئے۔

۱۳۶ء میں رومیوں نے اس شہر کو پھر آباد کیا اور ہیکل کی جگہ جیپٹر کا معبد تعمیر کیا۔

۳۳۶ء میں قسطنطین نے یہاں عیسائی حکومت قائم کی معبد کی جگہ کلیسائے تشور اور عبادت گاہ تعمیر کرائی۔ اور ہزاروں عیسائی عبادت کے لئے آنے لگے۔ جن کے لئے مسافر خانے تعمیر کرائے گئے۔

۶۱۴ء میں خسرو ثانی شاہ ایران نے طویل محاصرہ کے بعد بیت المقدس کو فتح کر لیا ایک روایت میں اس کی فوج نے بیس ہزار عیسائیوں کو تہ تیغ کیا اور یہودیوں پر مظالم کا بدلہ چکا دیا۔ کلیسا کے مزار مقدس اور دوسرے کلیسا برباد کر دیئے گئے اور ان کے خزانوں پر قبضہ کر لیا۔

۶۳۸ء میں قرآنی پیشگوئی "رومی لوگ قریب کی زمین میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر چند سال میں دوبارہ غالب آجائیں گے"۔ (الروم آیت ۳-۵) کے مطابق روم کے شاہ ہرقل نے عیسائیوں کی شکست کا بدلہ لینے کے لئے حملہ کیا خسرو شاہ ایران کی فوجوں کو شکست ہوئی اور شہر پر عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا۔ یہودیوں کی منافقت اور بداعمالیوں کے باعث ان کو بیت المقدس میں رہنے کی ممانعت کر دی گئی۔

۶۳۷ء میں یہ شہر عیسائیوں نے مسلمان فوج کے حوالے کر دیا اور خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شہر کی کنجیاں پیش کی تھیں آپ نے عیسائیوں کو اپنے گرجاؤں میں عبادت کی اجازت دی اور اسلامی فوج نے کسی مقدس عمارت کو نقصان نہیں پہنچایا۔

۶۸۴ء میں مسلمانوں کے دورِ اقتدار میں عبدالمالک نے مسجد اقصیٰ کی تعمیر شروع کرائی۔

۱۰۹۹ء تک یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ اس سال عیسائیوں نے یروشلم پر قبضہ کر کے مسلمانوں کا بے دریغ خون بہایا اور مسجد اقصیٰ کو گرجا گھر میں تبدیل کر دیا اور اس پر صلیب لگا دی۔

۱۱۸۷ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے یہ شہر فتح کر لیا تمام شہریوں کو امان دے دی۔ عیسائی مصنفین اور مؤرخین بھی اس امر کے معترف ہیں کہ مسلمان افواج نے کوئی لوٹ مار نہیں کی۔

۱۲۹۳ء میں مسلمان پھر یروشلم پر قابض ہو گئے اور اس کے بعد یہ شہر مسلمانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے قبضہ میں رہا۔

۱۹۱۷ء ۸ اور ۹ دسمبر کی رات کو پہلی جنگ عظیم کے دوران ترکوں نے بیت المقدس کو خالی کر دیا اور ۱۰ دسمبر کی صبح کو انگریزی فوجیں (اتحادی فوجیں) شہر میں داخل ہو گئیں۔

۱۹۴۸ء ۱۵ مئی کو انگریزی اقتدار ختم ہو گیا اس عرصہ میں انگریزوں نے یہودیوں سے ساز باز کر کے لاکھوں یہودیوں کو فلسطین کی سرزمین پر زبردستی آباد کیا۔ انگریزی افواج کے نکلتے ہی اسرائیل کی قومی ریاست کا اعلان کر دیا گیا جس کو امریکہ روس، برطانیہ اور فرانس نے فوراً تسلیم کر لیا۔

۱۹۴۸ء ۸ جولائی کو یہودیوں نے حملہ کر کے بیت المقدس کے ۸۴ ٪ حصے پر قبضہ کر لیا اور مسلمان صرف قدیم شہر تک محدود ہو کر رہ گئے۔

۱۹۶۷ء ۷ جون کو اسرائیل نے قدیم بیت المقدس پر بھی قبضہ کر لیا۔ ۱۴ جولائی کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعہ بیت المقدس کو اسرائیل میں مدغم کرنے کی مذمت کی۔ مگر اسرائیل نے اقوام متحدہ کی یہ قرارداد اس کے منہ پر دے ماری۔

۱۹۸۱ء میں اسرائیل نے بیت المقدس کو دارالحکومت قرار دے دیا اور بیرونی ممالک کے سفارت خانے تل ابیب سے بیت المقدس میں منتقل ہو گئے۔ اس پر عرب ممالک نے ان ممالک سے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا کہ جن ممالک کے سفارت خانے بیت المقدس میں کام کریں گے ان سے سفارتی تعلقات توڑ لئے جائیں گے۔

اس طرح یہ سرزمین انبیاء مسلمانوں کا قبلہ اول اور عالم اسلام کا یہ مقدس شہر یہودی غاصبوں کے قبضہ میں چلا گیا تاہم اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے:۔

"ارض مقدس کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے اس میں ایک پیغام ہے اس قوم کے لئے جو عبادت گزار ہے۔" (الانبیاء آیت: ۱۰۶، ۱۰۷)

حضرت فضل عمر ان آیات کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"جب اس نے خود یہ پیشگوئی کی ہوئی تھی کہ ایک دفعہ مسلمانوں کو نکالا جائے گا اور یہودی واپس آئیں گے تو یہودیوں کا واپس آنا اسلام کے منسوخ ہونے کی علامت نہیں اسلام کے سچا ہونے کی علامت ہے کیونکہ جو کچھ قرآن نے کہا تھا وہ پورا ہو گیا باقی رہا یہ کہ یہ (عبادت گزار بندوں) کے ہاتھوں میں کس طرح رہا؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ عارضی طور پر قبضہ پہلے بھی دو دفعہ نکل چکا ہے اور عارضی طور پر اب بھی نکلا ہے اور جب ہم کہتے ہیں "عارضی طور پر" تو لازماً اس کے یہ معنی ہیں کہ مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے اور لازماً اس کے معنے یہ ہیں کہ پھر یہودی وہاں سے نکالے جائیں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ سارا نظام جس کو یو۔این۔او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں گے ...... مستقل طور پر تو فلسطین (عبادت گزار بندوں) کے ہاتھ میں رہنی ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے (عبادت گزار بندے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے یہ خدائی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے۔" (...... جلد پنجم ص۵۷۶)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

چلے گئے تھے اب اپنے گھروں کو واپس آرہے ہیں۔

یہ بات عراق کی ایجنسی آئی۔این۔اے نے بتائی ہے۔ اس ایجنسی نے یہ بھی کہا ہے کہ کردوں کے دس ہزار خاندان واپس آچکے ہیں خاص طور پر اربیل میں اور اسی طرح سلیمانیہ میں بھی انہوں نے کہا کہ ان مہاجرین کو فوجی اور شہری ٹرکوں میں واپس لایا گیا ہے اس سلسلے میں ان غداروں کو برا بھلا بھی کہا جا رہا ہے۔ جنہوں نے لوگوں پر سختیاں کر کے ان کو بددل کیا۔ خاص کر وہ لوگ جنہوں نے خلیج کی جنگ کے اوائل ہی سے کردوں کو ابھارنا شروع کر دیا تھا۔ نیوز ایجنسی کی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ واپس آنے والے کردوں کو ان کی تمام ضروریات کی اشیاء مہیا کی گئی ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ جب عراقی یا عرب علاقوں کے سلسلے میں کوئی اچھی خبر آتی ہے تو مغربی ذرائع ابلاغ یہ کہہ کر اسے رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آزادانہ طور پر ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو سکی اگرچہ یہ بات ان خبروں کے متعلق کبھی نہیں کہتے جو مغربی ذرائع ابلاغ نے عالمی برادری تک پہنچائی ہوں۔ بہرحال اگر کرد واپس آرہے ہیں اور جیسا کہ یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے تو یہ بات عراق کے لئے اور کردوں کے لئے بھی مفید ہی ثابت ہو گی۔

لجنہ کالم

تم اور حکومتوں میں تو کہہ سکتی ہو کہ اگر ہم بچوں کی خدمت میں لگی رہیں گی تو ہم تاجر کیسے بنیں گی۔ اگر ان کی تربیت میں ہی لگی رہیں تو وزیر، وکیل اور جرنیل وغیرہ کس طرح بنیں گی۔ اور دنیا میں امن قائم نہیں کر سکتیں۔ لیکن تم دین حق میں رہ کر یہ نہیں کہہ سکتیں۔ بے شک تم کو عیسائی قوم اس کا جواب نہیں دے سکتی۔ لیکن دین حق نے تو تمہارا یہ اعتراض دور کر دیا ہے دین حق کہتا ہے کہ اگر تمہارا بیٹا جرنیل بنے گا اور وزارت کے کام کر کے دنیا میں امن قائم کرے گا تو اس کا ثواب بھی تم کو ملے گا۔ کیونکہ یہ تم ہی تھیں جس نے ایسا بیٹا بنایا جس نے دنیا میں کارہائے نمایاں کئے۔ غرض جس جنت کا تمہارا بیٹا وارث ہو گا اسی جنت کا دین حق نے تم کو حقدار ٹھہرایا ہے۔ پس تمہاری تمام تر کامیابی کا انحصار تمہاری اولاد کی تربیت پر ہی تھا۔ تم نماز روزہ اور صدقہ و خیرات کی پابند رہو۔ اگر تم ان باتوں پر کاربند نہ ہو گی تو تمہاری اولادیں کس طرح احکام شریعت کی پابند ہوں گی تم اپنے نیک نمونے سے ہی ایک حد تک اپنی اولاد کی تربیت کر سکتی ہو کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ انسان جو نمونہ دکھاتا ہے اردگرد کے لوگ اس کا نمونہ قبول کرتے ہیں اور بچہ میں تو نقل کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اگر مائیں اپنی اولادوں کے لئے نیک نمونہ نہیں بنتیں تو یقیناً ان کی اولادوں کی تربیت اچھی طرح ہونا ناممکن ہے۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے علم کی شرط مرد اور عورت کے لئے برابر رکھی ہے۔ وہ تعلیم جو دنیا کی اغراض کے لئے حاصل کی جاتی ہے۔ اس کا ثواب نہیں ملتا۔ خدا تعالیٰ ان نیکیوں کا بدلہ دیتا ہے جن کا بدلہ اس دنیا میں نہیں ملتا۔ مرد بیشک اکثر دنیا کے اغراض کے لئے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مگر ایسی تعلیم کا ان کو کوئی ثواب نہیں ملتا۔ ہاں عورتوں کے لئے تعلیم مکمل کر کے ثواب حاصل کرنے کا زریں موقع ہے کیونکہ عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے میں دنیاوی غرض کوئی نہیں بلکہ تعلیم کی غرض محض تعلیم ہی ہے اس لئے عورتیں تعلیم حاصل کر کے ثواب حاصل کر سکتی ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے تم روزے رکھتی ہو۔ تم نمازیں پڑھتی ہو لیکن اس دنیا میں تمہیں اس کا بدلہ نہیں ملتا۔ اس لئے میں آخرت میں تم کو اس کا بدلہ دوں گا۔ تم اپنے لڑکوں کو تعلیم دلواتی ہو۔

وہ پڑھ کر نوکر ہوتے ہیں، تمہیں کھلاتے ہیں، پہناتے ہیں تو تم نے ان کو تعلیم دلوانے کا بدلہ پا لیا۔ لیکن جو لڑکی کی تعلیم پر تم خرچ کرتی ہو اس کا ثواب تمہیں اس دنیا میں نہیں ملتا۔ اس کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان کو اعلیٰ تعلیم دلواتا ہے۔ اور ان کی اچھی تربیت کرتا ہے۔ تو وہ جنت میں جائے گا تو لڑکیوں کی تعلیم کے لئے جنت کا وعدہ ہے مگر لڑکوں کے لئے نہیں۔ یہ تربیت کا کام معمولی نہیں۔ تمہیں خود علم ہو گا تو دوسروں کو علم سکھاؤ گی۔ اس لئے تم پہلے خود تعلیم حاصل کرو تا اپنی اولادوں کی صحیح معنوں میں تربیت کر سکو۔ تم لوگوں کا فرض ہے کہ جس قدر جلدی ہو سکے اپنی تعلیم و تربیت کا خیال کرو۔ اگر اپنی تعلیم کی طرف توجہ نہ کرو گی تو قوم درست نہیں ہو گی۔ اور یقیناً سلسلہ کی جو خدمت تمہارے ذریعہ ہو سکتی ہے اور جو معمولی خدمت نہیں وہ تم سے بالکل نہیں ہو سکے گی۔

یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ دین حق اور سلسلہ کی جو خدمت تم اپنی اولاد کی صحیح تربیت کر کے کر سکتی ہو وہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ تم کوشش کر کے ان کی بچپن سے ہی اس رنگ میں تربیت کرو تا ان کی جانیں سلسلہ کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ تم ان کو بچپن ہی سے یہ تعلیم دو کہ وہ سچائی پر عامل ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں کیونکہ اگر تمہارا بچہ جھوٹ بولتا ہے تو وہ تم کو بھی بدنام کرتا ہے اور خدا کو بھی ناراض کرتا ہے۔ تم ان کو یہ تعلیم دو کہ تمہاری جانیں سلسلہ کے لئے ہیں کیونکہ جانی قربانی کرتے وقت سب سے پہلے جو ان کے دل میں جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ہمارے پیچھے ہماری ماؤں کا اور ہماری بیویوں کا کیا حال ہو گا۔ اگر تم ہی ان کو یہ کہہ دو کہ ہم بہت

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر 27969 میں راشد احمد ولد مکرم غلام احمد عابد صاحب قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D/121 یونٹ 6 لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3/11/90 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راشد احمد ولد غلام احمد عابد صاحب D/121 یونٹ 6 لطیف آباد حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر 1 میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ وصیت نمبر 17714 گواہ شد نمبر 2 ماسٹر منصور احمد وصیت نمبر 19495

مسل نمبر 27970 میں بشیر احمد ولد مولوی محمد صاحب۔ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملیر کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15/11/90 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے پلاٹ برقبہ 120 مربع گز مالیتی -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1790 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد ولد مولوی محمد صاحب S-1-527 مسعود آباد ملیر کالونی کراچی نمبر 5080-7۔ گواہ شد نمبر 1 امتیاز حسین ولد اشفاق حسین H-29/2 ملیر کالونی کراچی 75080 گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ولد غلام رسول 6-38/7 ملیر کالونی کراچی۔

مسل نمبر 27972 میں چوہدری محمد شفیع باجوہ ولد چوہدری سردار خان باجوہ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21/6/90 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) چھ ایکڑ زرعی زمین واقع داتا زید کا ضلع سیالکوٹ مالیتی -/50,000 روپے (2) مکان رہائشی واقع داتا زید کا ضلع سیالکوٹ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد شفیع باجوہ جرمنی۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد باجوہ وصیت نمبر 19454 گواہ شد نمبر 2 سید سلیم احمد گیلانی وصیت نمبر 25849۔

مسل نمبر 27973 میں عبدالسمیع ولد عبدالحمید صاحب درویش قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور حال کوپن ہیگن ڈنمارک بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12/10/90 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ واقع لاہور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4900 ڈینش کراؤن ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالسمیع کوپن ہیگن ڈنمارک۔ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد وصیت نمبر 26949۔ گواہ شد نمبر 2 محمد ارشد C/O احمدیہ مشن ڈنمارک۔

مسل نمبر 27974 میں حمیرا محمود زوجہ محمود احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23/11/90 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی دس تولہ مالیتی -/10000 کرونرز (2) حق مہر -/20000 کرونرز۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 کرونرز ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حمیرا محمود ناروے۔ گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد فوزی ناروے۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد صابر ناروے۔

مسل نمبر 27975 میں بشریٰ بشارت زوجہ بشارت احمد قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 39 سال 8 ماہ 17 دن بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات حال ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17/5/88 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی 5 تولہ 1/2 7 ماشہ (2) حق مہر -/4000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ بشریٰ بشارت زوجہ بشارت احمد ناروے۔ گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد خاوند موصیہ ناروے گواہ شد نمبر 2۔ مظفر احمد صابر ولد غلام رسول ناروے۔

بقیہ: ص 6 سے آگے

ہی خوش ہوں گی جب تم یا تو فتح پاکر آؤ یا وہاں ہی مارے جاؤ۔ تو پھر ان کے بوجھ ہلکے ہو جائیں گے اور قربانیاں کرنے کے میدان میں وہ دلیر اور چست گام ہو جائیں گے۔ وہ اپنی زندگیاں قربان کرنے میں ذرہ بھی لرزہ نہ کھائیں گے۔ صحابہؓ نے فتوحات پر فتوحات حاصل کیں لیکن کیوں؟ اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ ہماری موت ہماری ماؤں کو کوئی صدمہ نہیں پہنچائے گی۔ وہ جانتے تھے کہ ہماری موت ہماری بیویوں کو کوئی صدمہ نہیں پہنچائے گی۔ بلکہ ان کے لئے فرحت و خوشی کا موجب ہوگی۔ اس لئے وہ نڈر ہو کر نکلتے تھے اور فتح حاصل کر کے آتے تھے۔

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
20 گرام -/15 روپے
60 گرام -/45 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ داخلہ

پی اے ایف کالج سرگودہا میں ۱۹۹۲ء کے لئے آٹھویں کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں کلاسز جنوری ۱۹۹۲ء میں شروع ہونگی۔ درخواستیں وصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۳ مئی ۱۹۹۱ء ہے۔ مندرجہ ذیل شرائط پوری کرنے والے بچے مطبوعہ فارم پر درخواستیں دے سکتے ہیں جو کہ مقررہ سلیکشن سنٹروں سے یا پی اے ایف کالج سرگودہا سے مبلغ ۵۰/- روپے کے عوض (پراسپکٹس سمیت) حاصل کیا جا سکتا ہے :۔

۱۔ داخلہ کے وقت بچہ ساتویں جماعت پاس ہو۔
۲۔ **عمر**: ساڑھے گیارہ سال تا ساڑھے تیرہ سال۔
۳۔ **قومیت**:۔ پاکستانی (مرد)
۴۔ نظر کی عینک استعمال کرنے والے بچے داخلہ کے اہل نہ ہوں گے۔
۵۔ داخلہ صرف برتری کی بنیاد پر ہوگا۔ سائنس، حساب، اردو، انگریزی کا ٹیسٹ ہوگا۔ نیز امتحانِ ذہانت بھی ہوگا۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "جنگ" اور "نوائے وقت" مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۹۱ء ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

گمشدہ رسید بکس

○ دو عدد رسید بکس ۱۱۱-A، ۸۳۳۵ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جماعت احمدیہ لاہور سے گم ہو گئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان رسید بکوں کا علم ہو جائے تو نظارت مال آمد میں اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ نیز ان رسید بکوں پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔

ناظر المال آمد ربوہ

گمشدہ نقدی

○ عید الفطر کے روز کوارٹرز تحریکِ جدید اور بیت اقصیٰ کے درمیان چار ہزار سات سو روپے گر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو دفتر الفضل کے ذریعہ رابطہ فرمائیں۔

ANAM TRAVELS

انعم ٹریولز

آپ کا اپنا ادارہ
دنیائے سفر میں آپ کے ہم سفر
ٹیلیفون و ٹیلیکس کی سہولت کیساتھ
ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول کیلئے نیز بیرونی ملک آپ کے سفر کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہیں۔ خدمت کا موقع دیجئے۔

۱۴۔ ڈی فیروز سنٹر (نزد طیاق) فضل حق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
ٹیلیفون: ۸۱۸۰۵۷، ۸۵۳۴۸۹
ٹیلیکس: ۵۴۵۹۲ TDISB

صاحبِ اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

• چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
• بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
• مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITTI CHHOURE COURSE
• بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
• سوکھا پن کورس	۵۰/-	MARASMAS COURSE
• بے بی ٹانک	۱۰/-	BABY TONIC
• آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
• بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱

ملکی خبریں

○ وزیراعظم پاکستان نے پولیس، عدلیہ اور انتظامیہ میں اصلاحات کے لئے اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کر دی ہے۔ کمیٹی اس سلسلے میں مسودہ قانون کا جائزہ لے گی۔ کمیٹی آئندہ آئینی ترمیمی بل کی بھی چھان بین کرے گی۔

○ جاپانی طلباء کی رہائی کے لئے ڈاکوؤں نے ہر روز نئے مطالبوں اور نئی شرطوں کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے ڈاکوؤں نے جنگل میں جنریٹر لگائے ہیں اور سرچ لائٹوں کے ذریعے جنگل کی نگرانی کر رہے ہیں۔

○ ایم۔ایس۔ایف کے سیکرٹری جنرل ارشد امین چوہدری نے بتایا ہے کہ لاہور کے تین کالجوں کے ہوسٹلوں پر چھاپے مار کر پولیس نے ایم۔ایس۔ایف کے دس رہنما گرفتار کر لئے ہیں۔

○ سرحد اسمبلی میں عوامی نیشنل پارٹی کے ارکان منور خان اور حاجی رحمت اللہ خان نے ہارس ٹریڈنگ کے الزام کو غلط قرار دیا ہے۔ اور استعفوں سے لاتعلقی کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اصل ضمیر فروشوں کو بچانے کے لئے ہمیں قربانی کا بکرا بنایا گیا ہے۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان
کا ماہانہ پروگرام

• ۵ تا ۷ تاریخ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ • ۱۵، ۱۶ کو مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ • ۲۱ سے ۲۳ تاریخ تک مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی • ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان

باقی دنوں میں مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔

مینیجر مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ

غیر ملکی خبریں

○ مزید ۱۴ ہزار عراقی جنگی قیدیوں نے واپس جانے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں مسلح کیا جائے تاکہ صدام کا تختہ الٹ سکیں۔

○ اتحادی فوجیوں نے شمالی عراق میں کرد پناہ گزینوں کے لئے قائم سیکورٹی زون کے رقبے میں توسیع کرنا شروع کر دیا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ عراقی شہر زاخو پر آج اقوام متحدہ کا پرچم لہرا دیا جائے گا۔

○ بھارت کے شہر احمد آباد میں بھی مسلم کش فسادات بھڑک اٹھے۔ ان فسادات میں ۱۲ افراد ہلاک، ۴۴ گرفتار ہوئے۔ اس کے علاوہ بڑودہ اور ریاست گجرات کے دوسرے شہروں میں کرفیو لگا دیا گیا۔

○ بی۔بی۔سی کے مطابق اسرائیلی کابینہ میں امریکی وزیر خارجہ جیمز بیکر کی مشرق وسطیٰ کی پیش رفت پر اختلافات کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔

○ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے دمشق میں حافظ الاسد، دروز لیڈر ولید جنبلاط اور شیعہ حزب اللہ تحریک کے روحانی پیشوا شیخ محمد حسین فضل اللہ سے گفت و شنید کی۔

○ ڈنمارک کے وزیر خارجہ نے اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ مقبوضہ علاقے خالی کر دے۔ تاکہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم ہو سکے۔

○ بھارت کو امداد دینے والی ایجنسی انڈیا کنسورشیم نے بھارت کو ایک ارب ڈالر کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ سری لنکا کی فضائی اور زمینی افواج نے شمالی علاقہ میں مشترکہ کارروائی کر کے سو سے زیادہ تامل چھاپہ ماروں کو ہلاک کر دیا۔ اس کارروائی میں ۲۵ فوجی بھی مارے گئے۔